REGISTERED WITH THE "REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO PI GDP-23

جلد ۴۰ — شمارہ ۲۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۷۵ روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۳ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک ۔ ۷ پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

ایڈیٹر: عبدالحق فضل
نائب: قریشی محمد فضل اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان — ۱۴۳۵۱۶

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۴ ذی الحجہ ۱۴۱۱ ہجری — ۱۱ وفا ۱۳۷۰ ہش — ۱۱ جولائی ۱۹۹۱ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

احباب کرام دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی و درازئ عمر، خصوصی حفاظت و مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کیلئے تواتر سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعتہائے احمدیہ کیرلہ کی خوشکن مساعی

* نئی جماعت کا قیام * تبلیغی جلسوں کا انعقاد
* دارالتبلیغ کالیکٹ کی توسیع اور دارالتبلیغ ماترا کی نئی تعمیر

صوبہ کیرلہ کے ایک نہایت ہی حسین اور قدرتی مناظر سے مزین ضلع WAYANAD میں کلپٹہ (Kalpatta) کے قریب جو سطح سمندر سے قریباً دو ہزار فٹ بلندی پر واقع Kampa[illegible] کمبالاکاڈ میں ماہ رمضان میں جماعت احمدیہ کی ایک نئی شاخ کا قیام عمل میں آیا۔

احباب جماعت کی کوششوں اور تعاون سے صدر جماعت کے مکان سے ملحق ایک مسجد تعمیر کی گئی۔

اس کی افتتاحی تقریب مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۹۱ء بروز اتوار عمل میں لائی گئی۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے کیرلہ کی مختلف جماعتوں سے کثیر تعداد میں احباب جماعت تشریف لائے ہوئے تھے۔

ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد محترم ڈاکٹر منصور احمد امیر جماعت احمدیہ کیرلہ کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید سے تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ انچارج اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے مختصر خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

جلسہ عام شام کو ضلع ویاناڈ کے صدر مقام کلپٹہ کے بازار کے عین بیچ میں ۵ بجے شام مکرم صوبائی امیر صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ مکرم احمد سعید صاحب کی تلاوت اور مکرم اے۔ پی عبدالرحیم صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم اے پی کنجا مو صاحب امیر جماعت کالیکٹ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے مقررین کا تعارف فرمایا۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض بیان کی۔ اس کے بعد مکرم ایم عبدالرحمٰن صاحب ایڈیٹر کیرلہ کاؤمودی، خاکسار عمر علی، مکرم مولانا محمد ابوالوفا صاحب مکرم مولوی محمد یوسف صاحب اور مکرم اے پی احمد صاحب نے مختلف عنوانات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

ہمارا یہ جلسہ شام کو ۵ بجے شروع ہوا۔ اگرچہ بیچ بازار [illegible] جلسہ کے آغاز سے ہی [illegible] ۵ ہزار کے قریب [illegible] حاضر تھے [illegible] رات کے ۹ بج جانے پر بھی مجمع ہٹتا نظر نہیں آرہا تھا اور لوگ نہایت دلچسپی کے ساتھ جلسہ گاہ میں جمع ہوئے تھے۔ اس وجہ سے جلسہ کا وقت ۱½ گھنٹہ اور بڑھا دیا گیا۔ اس طرح مسلسل ۵½ گھنٹے تک ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام اور احمدیت کے عقائد تفصیل سے پہنچانے کی توفیق ملی۔

بک سٹال: جلسہ گاہ سے ملحق ایک احمدیہ بک سٹال بھی لگایا گیا تھا۔ بفضلہ تعالیٰ بہت زیادہ لٹریچر تقسیم کئے جانے کے علاوہ سینکڑوں روپے کی کتابیں بھی فروخت ہوئیں۔

کالی کٹ میں جلسہ عام

مورخہ ۲۲ اور ۲۳ اپریل جماعت احمدیہ کالی کٹ کے زیر اہتمام شہر کے [illegible] مسلمانوں کے ایک محلہ میں دو روزہ جلسہ عام منعقد ہوا۔ دونوں جلسوں کی صدارت مکرم ایم۔ اے کنجا مو صاحب امیر جماعت احمدیہ کالی کٹ نے فرمائی۔ دونوں جلسوں کو خاکسار نے اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے خطاب کرتے ہوئے ختم نبوت اور ظہور امام مہدی کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ بفضلہ تعالیٰ دونوں جلسوں میں کثیر تعداد میں سامعین حاضر تھے اور بڑی توجہ سے تقریریں سماعت کیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب فرمائے۔

مسجد احمدیہ کالی کٹ کی بالائی منزل کی تعمیر مسجد احمدیہ کالی کٹ باوجود اپنی وسعت کے نمازیوں کے لئے ناکافی ثابت ہو رہی تھی۔ خاص کر جمعہ کی بڑی تقریبوں اور عید کی نمازوں میں جگہ کی قلت بہت زیادہ محسوس ہو رہی تھی۔ اس وجہ سے اس میں ایک اور منزل تعمیر کرنے کے لئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قریباً دو سال قبل اجازت مل گئی تھی۔ اس پر اس کی تعمیر کا کام شروع بھی کیا گیا تھا لیکن بعض وجوہات کی وجہ سے کام رک گیا تھا۔

اب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ اور دعاؤں کی وجہ سے مورخہ ۲۸ اپریل کو دوبارہ کام شروع ہوا۔ خاکسار نے اور مکرم امیر صاحب جماعت کالی کٹ نے اور بعض عہدیداران نے بنیاد پر [illegible] رکھے اس کے جلد تکمیل کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد اس تعمیر کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
(باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۱۱؍ وفا ۱۳۷۰ ہش

وطن کی فکر کر نا داں ـــــ (۲)

یہ ایک حقیقت ہے کہ موجودہ انتخابات میں ہندوستان کے سب سے بڑے صوبے یوپی میں بھارتیہ جنتا پارٹی نے جسے انتہا پسند ہندوؤں کی سیاسی جماعت کہا جاتا ہے کثرت رائے حاصل کر کے حکومت بنائی ہے۔ اس پارٹی نے جس کو حالیہ انتخابات میں کئی صوبوں کی حکومت سے ہاتھ بھی دھونا پڑا ہے یوپی میں بعض مسائل کھڑے کر کے ہندوؤں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنے کی کوشش کی ہے جس میں ایک حد تک یہ کامیاب بھی ہوئی ہے۔

یوپی کے حالیہ انتخابات اور ملک کے مجموعی انتخابات کے نتائج ان لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہیں جو اپنے متعلق دن رات ملک کی سیکولر سیاسی جماعتیں ہونے کا ڈھنڈورا پیٹتی ہیں کیا وجہ ہے کہ ان کو چھوڑ کر ملک کا ہندو ووٹ آہستہ آہستہ ایک جگہ اکٹھا ہونے کی کوشش کر رہا ہے؟ ـــــ خیر یہ تو سیاسی باتیں ہیں اور ان کے متعلق سیاستدان ہی جانیں لیکن یہ بات ایک حد تک اطمینان کی ہے کہ یوپی کی موجودہ حکومت نے بھی یہ اعلان کیا ہے کہ صوبہ کے پیچیدہ مسائل جن میں بابری مسجد اور رام جنم بھومی کا مسئلہ بھی شامل ہے مسلمانوں کے ساتھ مل کر آپسی گفت و شنید سے حل کئے جائیں گے۔ یوپی کی موجودہ حکومت کا یہ بیان نہایت دانائی اور عقلمندی پر مبنی ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ حکومت کوئی بھی آئے مسائل کا حل بہرحال آپسی بات چیت کے ساتھ پیار و محبت کے ماحول میں ہی نکلے گا۔ اور اگر کوئی حکومت سوچے کہ وہ مسلمانوں کو نظر انداز کر کے کسی بھی طرح یکطرفہ طور پر مسائل کو حل کرے گی۔ تو یہ بات عقل و انصاف کے تقاضوں کے مطابق نہ ہوگی۔

گزشتہ گفتگو میں ہم نے بیان کیا تھا کہ آج ہندوستان میں امن و امان کے قیام کی بڑی شدید ضرورت ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی یہ دلی خواہش ہے کہ ہمارا پیارا وطن ہندوستان امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے لیکن یہ کام کیونکر ہو سکتا ہے اس کے لئے شہزادۂ امن و سلامتی بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی سنہری گر بیان فرمائے ہیں جن میں سے صرف تین کا ذکر آج کی گفتگو میں کیا جاتا ہے۔ اگر اہل ہند ان پر عمل کریں تو ہندوستان نمونۂ جنت بن سکتا ہے۔

✱ ـــــ امن و امان کے قیام کے متعلق پہلی اور ضروری بات یہ ہے کہ:-
ہر مذہب اور فرقہ کے لوگ تمام بانیان مذاہب کا دلی احترام کریں اور جب بھی ان کا نام لیں عزت و تکریم کے جذبہ کے تحت لیں اس کے متعلق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کی بنیاد ڈالنے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا۔"
(تحفہ قیصریہ ص۷)

ـــــ اسی طرح دردمندانہ نصیحت کرتے ہوئے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"اے عزیزو! قدیم تجربہ ہے اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے۔ وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالۂ حیثیت عرفی میں مشغول ہوں اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی یا اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں ..... یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ..... سچی صلح کرانے والا صرف یہی ایک اصول اور یہی ایک ایسا پانی ہے جو کدورتوں کو دھو دے گا۔" (پیغام صلح)

وطن عزیز ہندوستان میں آج اکثر جھگڑے اور فرقہ وارانہ فسادات مذہبی اختلافات کے نتیجہ میں ہی ہو رہے ہیں۔ وہ الگ بات ہے کہ ان کو مزید ہوا دینے کے لئے بعد میں سیاسی جماعتیں بھی اس میں شامل ہو جاتی ہیں۔ اور یہ کہا جاتا ہے کہ یہ پولیٹیکل جھگڑے ہیں لیکن اگر بنیاد کو دیکھا جائے تو اکثر فسادات کی بنیاد مذہبی اختلافات کا نتیجہ ہی ہوتی ہے بعض دفعہ کسی کے نبی یا پیشوا یا رشی منی کو تقریر و تحریر میں برے نام سے یاد کیا جاتا ہے کبھی کسی کے مذہبی تہوار یا جلوس میں روڑے اٹکائے جاتے ہیں اور بعض دفعہ تہوار منانے یا جلوس نکالنے والے دوسرے فرقہ کے جذبات کا خیال نہ رکھتے ہوئے ان کے بزرگوں کے متعلق برے کلمات تحریر استعمال کرتے ہیں پس اگر آج ہم ہندوستان سے فسادات کی جڑ کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی اس سنہری تعلیم کے مطابق نہایت فراخدلی ہو کر ایک دوسرے کے مذہبی احساسات اور جذبات کا دل سے احترام کرنا ہوگا۔

✱ ـــــ اگر ہم اپنے وطن ہندوستان سے محبت رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کوئی غیر اس پر کسی بھی حالت میں مسلط نہ ہو تو ہمارا دوسرا فرض یہ ہے کہ ہم کسی بھی ہندوستانی کو خواہ وہ کسی قوم یا مذہب کا ہو شک کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ ہمیں ہر حالت میں یہی سوچنا ہوگا کہ اس ملک کا ہر شہری اپنے ملک کا وفادار اور اس ملک پر جان قربان کرنے والا ہے۔ اگر آپ اپنے ارد گرد کا جائزہ لیں گے تو آپ کو صاف نظر آئے گا کہ شک و شبہ کی اس مسموم ہوا کی وجہ سے آج ہم کئی اپنوں کو اپنے سے بہت دور کر چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤں کو جلاوطن کر دیں گے ..... جو شخص ان دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے۔" (پیغام صلح ص۵)

✱ ـــــ ہمارے آج کے ملکی ماحول کو خراب کرنے والی منجملہ بہت سی محرکات کے ایک محرک پرانے مذہبی واقعات اور ظلموں کی داستانوں کو خواہ وہ فرضی ہوں یا حقیقی دہرا کر اور کتابوں میں شائع کر کے قوموں میں باہم منافرت پیدا کرنا ہے۔ اسی طرح پرانے زخم ہرے ہو کر باہم کشیدگی اور نااتفاقی کی زہریلی ہوا چلتی ہے۔ حالانکہ زمانہ ماضی کے وہ ظالم بھی گزر گئے۔ اور وہ مظلوم بھی اس دنیا میں نہیں رہے۔ زمانہ بدل گیا اور حالات بدل گئے۔ موجودہ نسل اور افراد کا اب ان مظالم اور واقعات سے کوئی بھی تعلق اور سروکار نہیں پس امن و سلامتی کے قیام کیلئے تیسرا کامیاب گر یہ ہے کہ پرانے واقعات مظالم اور پرانے زخموں کو نہ کریدا جائے۔ اس کے متعلق شہزادۂ امن و سلامتی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"ہر ایک فریق کے نیک دل اور شریف آدمی کو چاہیئے کہ خود غرض بادشاہوں اور راجاؤں کے قصوں کو درمیان میں لا کر خواہ مخواہ ان کے کینوں کو جو نفسانی اغراض پر مشتمل تھے۔ آپ حصہ نہ لیں وہ ایک قوم تھی جو گزر گئی ان کے اعمال ان کے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں۔ نہیں چاہیئے کہ اپنی کھیتی میں ان کے کانٹوں کو نہ بوئیں اور اپنے دلوں کو محض اس وجہ سے خراب نہ کریں کہ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم میں ایسا کر چکے ہیں۔" (ستیہ بچن ص۱۶۷)

پس اگر ہم وطن عزیز ہندوستان میں امن و سلامتی کی ٹھنڈی ہوا چلانا چاہتے ہیں تو ہمیں مذکورہ سنہری اصولوں پر عمل کرنا ہوگا ہمیں ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کی عزت و تکریم کرنا ہوگی ہمیں ایک دوسرے کے مذہبی جذبات و احساسات کے تئیں فراخدل ہونا ہوگا۔ ہمیں اپنے مندروں اپنی مسجدوں اپنے گوردواروں اپنے گرجاؤں اور سیاسی و مذہبی سٹیجوں سے اشتعال انگیز تقریروں کو بند کرنا ہوگا۔ ہمیں اپنی قوم سے پیار و محبت بڑھا کر ان میں حب الوطنی کے جذبہ کو اجاگر کرنا ہوگا۔ اکثریت کو اقلیت کے حقوق ادا کرتے ہوئے پچھڑے ہوئے اور کمزور ذاتوں والے لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھنا ہوگا۔ ہمیں بحیثیت انسانی جانوں سے لڑنے کی بجائے ظلم، تنگ نظری، عدم مساوات بے کاری اور جہالت کے خلاف لڑنا ہوگا۔ لیکن جلدی کیونکہ پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے۔

(منیر احمد خادم قائمقام ایڈیٹر)

خطبہ جمعۃ المبارک

جو خدا کا غلام ہو جاتا ہے وہ غیر اللہ کی غلامی سے نجات پا جاتا ہے

حقیقی آزادی وقف میں ہے جو خالصۃً خدا کی خاطر ہوتا ہے

واقفینِ نو پیش کرنے والے اپنے واقفینِ نو بچوں کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ عام بچوں سے مختلف دکھائی دیں

قرآنی دعاؤں کی ایمان افروز تفسیر

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۴ ہجرت (مئی) ۱۳۷۰ ہش ۱۹۹۱ء بمقام مسجد فضل لندن

نوٹ :۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا درج ذیل بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیۃً اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ۔ (ادارہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

انعام یافتہ خدا کے پاک بندوں کی وہ دعائیں جو قرآن کریم میں محفوظ ہیں ان کے ذکر میں کچھ ایسی دعائیں نظر سے رہ گئی تھیں جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں جہاں تک میں پہنچا ہوں اور اب جب دوبارہ تحقیق کرائی گئی کہ کہیں کوئی ایسا دعا نظر سے رہ تو نہیں گئی تو چند دعائیں سامنے آئی ہیں اس لئے اب میں وہ دعائیں پہلے آپ کے سامنے پیش کروں گا اس کے بعد جہاں سلسلہ مضمون چھوڑا تھا وہاں سے پھر شروع کروں گا ۔

دعا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کا حقیقی مفہوم :۔

سب سے پہلی دعا جو روزمرہ عام طور پر مسلمانوں کے استعمال میں رہتی ہے خواہ وہ اس کا مطلب سمجھتے ہوں یا نہ (سمجھتے) ہوں وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ہے ۔ غالباً یہ اس لئے نظر سے رہ گئی تھی کہ اس میں بظاہر دعا کا رنگ نہیں ہے ۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ۔ مگر جو موقعہ ہے جہاں یہ استعمال ہوتی ہے وہ نقصان کا موقعہ ہے ۔ اور اس دعا کے نتیجہ میں بسا اوقات انسان کی گمشدہ چیزیں مل جاتی ہیں اور بہت سے نقصان پورے ہو جاتے ہیں ۔ قرآن کریم نے یہ دعا نقصانات کے ذکر ہی میں بیان فرمائی اور فرمایا کہ میرے مومن بندے ایسے ہیں جب ان کو کسی قسم کے مالی ، جانی ، پھلوں وغیرہ کے نقصانات پہنچتے ہیں ، مصیبتوں میں وہ آزمائے جاتے ہیں تو ان کا یہ قول ہوتا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ۔ یہ ایک بہت ہی مؤثر دعا ہے ۔ میں نے ایک دفعہ پہلے خطبہ میں اس کا ذکر بھی کیا تھا کہ بعض بچوں پر میں نے اس کو آزما کر دیکھا اور انہوں نے جب توجہ سے بہت چھوٹی عمر میں بطور دعا اسے پڑھنا شروع کیا تو بسا اوقات ان کی گمشدہ چیزیں حیرت انگیز طور پر ملتی تھیں اور ان تجارب کا بہت گہرا نقش ان کے دل و دماغ پر جم گیا اور ہمیشہ کے لئے ان کی دعا کی طرف توجہ ہو گئی ۔ لیکن یہ ایک ایسی دعا ہے جس میں کوئی چیز ملے یا نہ ملے دعا اپنی ظاہری صورت میں قبول ہو یا نہ ہو یہ دعا وہ فائدہ پہنچا جاتی ہے جو نقصان کو پورا کرنے والا فائدہ ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہے ۔

اور اس میں نصیحت یہ بتائی گئی ہے کہ جو کچھ ہم نے کھویا ہے درحقیقت یہ ہمارا نہیں تھا ۔ ہر چیز جو کائنات میں پیدا ہوئی ہے وہ خدا ہی کی ہے ... اصل ملکیت اسی کی ہے ۔ یہاں تک کہ ہم بھی تو اسی کے ہیں وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اور ہم نے بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۔ پس تھوڑی سی چیز کے گم جانے کا کیا غم کرنا ۔ اس عارضی نقصان پر رونے دھونے کا کیا فائدہ ۔ ہم بھی تو ہمیشہ یہاں نہیں رہیں گے ۔ یہ دوسرا مضمون شروع ہو جاتا ہے اور یہ غم بھی عارضی ہے کیونکہ بالآخر ہر چیز خدا ہی کی طرف لوٹائی جائے گی اور ہم اس دار فانی سے عالم بقا کی طرف واپس لوٹ آئیں گے ۔ یہ دعا بہت ہی گہری ہے اور دعا کا رنگ اس میں اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ خدا مالک ہے اور چونکہ وہ مالک ہے اس لئے ہر چیز بالآخر اسی کی طرف لوٹے گی ۔ تو ایک قسم کا خاموش دعا کا رنگ یہ بنتا ہے کہ اے خدا تو نے ہمیں عارضی ملکیت دی تھی ۔ تو جو مستقل مالک ہے سب چیزیں تیری طرف لوٹتی ہیں ۔ تو ہماری عارضی ملکیت بھی ہماری طرف لوٹا دے ۔ یہ وہ ایک خاموش دعا کا رنگ ہے جو اس مضمون میں داخل ہے ۔ چنانچہ اگر آپ اس کو سمجھ کر اور غور سے اور عاجزی سے یہ دعا کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بسا اوقات اس دعا کے نتیجہ میں حیرت انگیز طور پر نہ صرف نقصان پورے ہوتے ہیں بلکہ ان سے بہت بڑھ کر عطا کیا جاتا ہے ۔ وہ جماعت کے مخلصین جنہوں نے مختلف ابتلاؤں میں بسا اوقات اپنا سب کچھ کھو دیا ۔ جو کچھ تھا ان کے ہاتھ سے جاتا رہا ۔ گھر لوٹے گئے ۔ دکانیں جلا دی گئیں اور جو کچھ سرمایہ تھا وہ لوگ جنہوں نے قرضے دینے تھے لے بھاگے ۔ تجارتوں میں اکثر ایسے قرضے ہوتے ہیں جن کے جانے کے ساتھ تجارت چلتی ہے اور انہوں نے صبر کا نمونہ دکھایا اور یہی کہا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ اور اس کے نتیجہ میں ایک ایک کی جگہ دس دس دکانیں بنیں ۔ جہاں چند دکانیں احمدیوں کی جلائی گئی تھیں ، وہاں بازار احمدیوں کے ہو گئے ۔ ایک مکان تھا تو پھر مختلف بچوں کے لئے الگ الگ مکان بنانے کی توفیق ملی ۔ پس یہ ایک ایسا تجربہ ہے جس کے پیچھے جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ آج کے زمانہ میں گواہ کھڑی ہے اور اس سے پہلے امتِ محمدیہ کی تمام تاریخ مختلف ممالک میں اس بات پر گواہ ہے کہ یہ ایک بہت ہی مؤثر دعا ہے ۔ پھر عجز سکھاتی ہے اور بظاہر کچھ بھی نہ ملے تو ایک عظیم الشان چیز ملنے کی بشارت دیتی ہے ۔ وہ لوگ جو عجز کے ساتھ دنیا سے تعلق رکھنے کی بجائے خدا سے تعلق رکھتے ہیں دنیا سے راضی ہونے کی بجائے خدا سے راضی رہتے ہیں ، ان کے لئے اس میں یہ خوشخبری ہے کہ تم خدا کی کھوئی ہوئی چیز خدا کو مل جاؤ گے ۔ سب سے بڑی دولت جو دنیا میں ممکن ہے اور سوچی جا سکتی ہے یا دنیا میں کیا دنیا و ما فیہا ، آخرت ، ہر لحاظ

سے انسان کے ادراک میں جو چیز سب سے زیادہ قیمتی آسکتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ تو فرمایا تم تھوڑا سا کھونے کے نتیجہ میں کیوں غم کر رہے ہو۔ تم اپنے رب کو پالو گے۔ اور یہ جو مضمون ہے، یہ مومنوں کے لئے خصوصیت سے اس لئے خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اگرچہ ہر چیز لوٹے گی لیکن قرآن کریم فرق کر کے دکھاتا ہے۔ قرآن کریم ہمیں یہ بتاتا ہے کہ وہ لوگ جو خدا کے بندے ہیں، جن کی روح خدا کی طرف ہمیشہ لوٹتی رہتی ہے۔ جن کا تصور خدا کی طرف لوٹتا رہتا ہے اصل رجوع ان کا ہوگا۔ اور جو دنیا کے بندے ہیں 'وہ خدا کی طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔ یہ مضمون قرآن کریم کی ایک الگ آیت میں واضح طور پہ بیان فرما دیا گیا۔ بظاہر ان دو باتوں میں تضاد ہے بظاہر ایک آیت یہ کہتی ہے کہ ہر چیز کائنات کی بالآخر خدا کی طرف لوٹائی جائے گی اور قرآن کریم بعض دوسری جگہوں پر اس مضمون کو کھول کر بیان فرماتا ہے کہ بالآخر ساری کائنات کی صف لپیٹ دی جائے گی اور کچھ بھی نہیں رہے گا۔ جو کچھ تھا وہ پھر عدم ہو جائے گا صرف خدا کی ذات باقی رہے گی۔ تو زندگی ہو یا بے جان چیزیں' ہر چیز اُس کی طرف لوٹنے والی ہے۔ دوسری جگہ فرمایا کہ خدا کے وہ بندے جو متکبر ہیں' جو دنیا میں کھوئے جاتے ہیں ان کا رجوع نہیں ہوگا۔ وہ خدا کی طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔ ان دو باتوں میں تضاد نہیں ہے۔ معنی یہ ہیں کہ وہ خدا کو پائیں گے نہیں۔ اندھے لوٹائے جائیں گے' لوٹیں گے مگر دیکھیں گے کچھ نہیں۔ ان کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا پس یہاں ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہے جو کچھ کھوتے ہیں اور صبر کرتے ہیں۔ اور دل کو تسلی دیتے ہیں کہ سب کچھ خدا کا تھا۔ اسی کی طرف چلا گیا تو کیا ہے ہم نے بھی تو اسی کی طرف جانا ہے۔ اُن کے لئے خوشخبری یہ دی جاتی ہے کہ تم نے کچھ کھویا ہے اس سے بہت زیادہ پالو گے اور مخلوق کھوئی ہے تو خالق کو پالو گے۔ اس لئے اس دعا کی گہرائی میں اُتر کر اس کے سارے پہلوؤں پر غور کر کے خود بھی اس دعا سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اور اپنے بچوں کو بھی شروع ہی سے یہ دعا سکھانی چاہیئے۔ یہ سورۃ البقرہ آیت ۱۵۷ ہے۔

آل عمران کی ایک عورت کی دعا:۔

اس کے بعد ایک دعا آل عمران کی رہ گئی تھی۔ یہ آیات ۳۶ تا ۳۸ ہیں۔ اس میں یہ ذکر ہے کہ

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

کہ یاد کرو وہ وقت جبکہ آل عمران کی ایک عورت نے اپنے رب سے یہ التجا کی کہ اے میرے رب جو کچھ میرے پیٹ میں ہے اسے آزاد کر کے میں نے تیری نذر کر دیا۔ پس تو میری طرف سے جس طرح ہو اسے قبول فرما لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

دعا جسکی روشنی میں وقف نو کی تحریک کی گئی تھی:۔

یہ دعا وہ دعا ہے جس کی روشنی میں میں نے وقف نو کی تحریک کی تھی اور یہ تحریک کی تھی کہ عورتیں جو امید رکھتی ہیں یا آئندہ توقع رکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی گود بھرے گا وہ بچے کی پیدائش سے پہلے اسے وقف کریں۔ میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ عام طور پر اس سے پہلے جتنی وقف کی تحریکیں ہوئی ہیں ان میں عورتوں کے وقف کے لئے کوئی گنجائش نہیں تھی۔ اور یہ ہماری خواتین پر بہت زیادتی ہے کہ ان کے لئے وقف کا کوئی نظام ہی نہ ہو گویا یہ نعمت صرف مردوں ہی کے لئے رہ گئی ہے۔ پس اس آیت سے مجھے یہ روشنی ملی کہ اگر مائیں یہ عہد کریں کہ میرے پیٹ میں جو کچھ ہے اے خدا میں تیرے حضور پیش کرتی ہوں۔ پھر جو لڑکی ہوگی وہ بھی وقف ہوگی اور بعض دفعہ یہ وقف لڑکی' لڑکوں سے بہت بہتر اور مقدر والی ثابت ہوتی ہے جیسا کہ حضرت مریم کے معاملہ میں ہوا جو آل عمران کی اس دعا کے نتیجہ میں پیدا ہوئیں:

وَ اِذْ قَالَتِ امْرَاَةُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اے میرے خدا جو کچھ میرے پیٹ میں ہے' میں نے تیرے حضور پیش کر دیا۔ مُحَرَّرًا آزاد کرتے ہوئے۔ یہاں لفظ مُحَرَّرًا بہت قابل غور ہے اور جو یہ دعا کرتے ہیں ان کو اس کا مضمون پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ جب ہم زندگی وقف کرتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے آزادی سے قید کی طرف جا رہے ہیں اپنی ساری آزادیاں کھو دیں اور ہمیشہ کے لئے وقف کی زنجیر ڈال لیں باندھے گئے اور بہت سے واقفین بچے ہیں جن کو ان کے والدین یہی بتاتے ہیں کہ دیکھو سوچ سمجھ کر وقف کرو۔ عمر بھر کی قید ہے۔ تمہارا اپنا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ اپنی مرضی قربان ہو جائے گی۔ کوئی اپنا وطن نہیں رہے گا۔ جماعت جہاں چاہے گی تمہیں اُٹھا کر بھیج دے گی اور پھر جتنی دیر چاہے گی وہاں رکھے گی۔ جس حال میں چاہے گی رکھے گی۔ تو بہت ہی مشکل زندگی ہوگی۔ یعنی دنیا کے لحاظ سے معمولی گزارا تو اور بات ہے لیکن اپنی مرضی کی ایسی قربانی کہ اپنی مرضی نہ رہے یہ ایک زبردست قربانی ہے۔ اس کے برعکس قرآن کریم وقف زندگی کو ایک بالکل اور رنگ میں پیش فرماتا ہے۔ فرماتا ہے اس صاحب حکمت عورت نے یہ دعا کی کہ اے میرے خدا جو کچھ میرے پیٹ میں ہے' میں تیرے حضور پیش کر کے اس کو آزاد کرتی ہوں۔ آزاد کس سے؟ دنیا کے جھنجھٹوں سے شیطان کی غلامی سے ہر اس چیز سے جو غیر اللہ ہے جو غیر اللہ کی طرف سے آتی ہے اس سے میں اسے آزاد کرتی ہوں۔ یعنی آزادی کی ایک نئی تعریف فرما دی گئی۔ یہ بتایا گیا کہ حقیقی آزادی وقف میں ہے جو خالصۃً خدا کی خاطر ہوا کرتا ہے۔ اور جو خدا کا غلام ہو جاتا ہے وہ غیر اللہ کی غلامی سے نجات پا جاتا ہے۔ اور یہ وہ تجربہ ہے جو حقیقی واقفین کو ہمیشہ ہوتا رہتا ہے اور جو وقف کی روح کو سمجھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ انہوں نے ایک اللہ کی غلامی قبول کر کے ہزار غلامیوں سے نجات پالی ہے پس یہ بھی ایک رنگ سمجھانے کا ہے۔ اس دعا کو سمجھ کر اس کے مطابق اپنے واقف بچوں کی تربیت کرنی چاہیئے اور اس رنگ میں جب تربیت کریں گے تو کوئی شخص اپنی وقف زندگی کو بوجھ محسوس نہیں کرے گا۔ اس سے پابندی پر تلخی محسوس نہیں کرے گا۔ بلکہ حقیقی آزادی یہی ہے کہ خدا کے سوا ہر دوسری چیز سے ہر دوسری قید سے وہ آزاد ہو چکا ہے۔ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اے خدا! تو بہت ہی سننے والا اور بہت ہی جاننے والا ہے۔ اب دیکھیں کتنی پُر حکمت دعا ہے۔ کتنی گہری دعا ہے اور ایک عورت کو سکھائی گئی جو نبی نہیں تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ایسی قدر فرمائی کہ قرآن کریم میں اس دعا کو ہمیشہ کے لئے محفوظ فرما دیا اور واقفین کے لئے اس دعا کو ایک ماڈل بنا کر پیش کیا۔ پس وقف نو کے سب بچے اسی دعا کی حکمت کا فیض ہیں جو میرے دل میں ڈالی گئی اور اسی کے نتیجہ میں یہ وقف نو کی تحریک ہوئی۔

"فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی"۔ کہ تو یہ بیٹھی تھیں کہ جو کچھ ہے تیرے حضور ہے اور دماغ میں یہ تھا کہ لڑکا ہوگا۔ یہ بھی خدا کے عجیب رنگ ہیں۔ قرآن کریم میں جب آپ یہ دعائیں پڑھتے ہیں اور ان کی قبولیت کا حال دیکھتے ہیں تو بہت ہی لطیف مذاق خدا کی طرف سے چلتا ہے۔ ایک بہت ہی گہرا رابطہ ہے دعائیں اور قبولیت میں۔ اللہ تعالیٰ نے کیا اچھا

جب تونے یہ کہا کہ جو کچھ ہے تو پھر میری مرضی جو کچھ پیدا کروں۔ ضروری نہیں کہ بیٹا ہی ہو چنانچہ جب بیٹی پیدا ہوئی تو اس نے کہا رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی میری تو بیٹی پیدا ہو گئی وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ حالانکہ خدا زیادہ جانتا ہے کہ اس نے کیا پیدا کیا تھا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ خدا کو بتا رہی تھی کہ بیٹی ہے حالانکہ وہ جانتا ہے۔ یہ تو عام سادہ معنی ہیں۔ لیکن اس سے بھی زیادہ گہرے معنی یہ ہیں کہ اس کو کیا خبر تھی کہ جو بیٹی پیدا کر رہی ہے وہ بیٹوں سے بہت افضل ہوگی۔ وہ تو ظاہر کو دیکھ رہی ہے۔ لیکن میں نے اس کی آزمائش بھی کر لی اور اس کی دعا کو اعلیٰ رنگ میں قبول کیا ہے۔ پس خدا کے لطائف میں کوئی انسانی لطائف کا رنگ نہیں ہوتا کہ جس کے نتیجہ میں دوسرے کو تکلیف پہنچے اور بھونڈا مذاق ہو خدا کے مذاق میں بھی ایک نعمت چھپی ہوئی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے قبولیت کے بہت ہی لطیف رنگ ہیں۔ کس رنگ میں وہ قبول کرتا ہے۔ بظاہر دعا کے نقائص کی طرف انسان کو متوجہ بھی کر دیتا ہے اور پھر پردہ پوشی بھی فرما دیتا ہے۔ بہرحال فرمایا وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی۔ مرد جو بھی ہو وہ اس عورت جیسا نہیں ہو سکتا۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ عام بچوں کی کیا بات ہے۔ عام لڑکوں کا کیا ذکر وہ اس لڑکی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ ایک بہت ہی عظیم الشان لڑکی ہے۔ دوسرا فرمایا لَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی۔ اس اُنثیٰ جیسا اپنی نوعیت کے لحاظ سے کوئی لڑکا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے اندر وہ صفات بھی رکھ دی گئی ہیں جن کے نتیجہ میں عورت مرد کی محتاج ہوتی ہے اور بچہ پیدا کرتی ہے اور پیدائش کی صفات بھی رکھ دی گئی ہیں یہ اکیلی کافی ہے اس کو کسی مرد کی ضرورت نہیں۔ تو اس لحاظ سے عورتوں میں تو افضل تھی ہی، مردوں پر بھی سبقت لے گئی۔ پس قرآن کریم کی دعاؤں پر جب آپ غور کیا کریں تو اس کے پس منظر کو غور سے پڑھا کریں۔ بعد میں آنے والے مضمون کو غور سے دیکھا کریں تو آپ کی دعاؤں میں گہرائی پیدا ہوگی۔ الفاظ وہی ہوں گے لیکن ان کے معانی پھیلتے چلے جائیں گے اور ایک دفعہ کا مضمون کافی نہیں ہوگا بلکہ جتنا آپ غور کریں گے یہ میرا تجربہ ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو اور مضامین انہی دعاؤں میں ملتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ فرمایا

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا۔

پس اس کے رب نے اس بچی کو قبول فرمالیا۔ بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ بہت ہی حسین مقبولیت تھی وَاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا اور اس کی پرورش کی اور اس کو بڑھایا بہت ہی خوبصورت اور حسین رنگ میں۔ پس واقفین نو پیش کرنے والوں کے لئے یہ نمونہ ہے کہ وہ بھی اپنے واقفین نو بچوں کی اس رنگ میں تربیت کریں۔ کہ عام بچوں سے مختلف دکھائی دیں۔ بہت ہی حسین اور دلکش انداز میں ان کو پالا پوسا جائے اور پروان چڑھایا جائے لیکن دعا کے نتیجہ میں یہ توفیق مل سکتی ہے۔

حضرت موسیٰ پر ایمان لانیوالے ساحروں کی دعا :-

ایک دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانیوالے ساحروں کی دعا سے جوڑ دی گئی تھی۔ یہ سورہ الاعراف ۱۲۴ - ۱۲۵ سے ہے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ۔

اے ہمارے رب ہمیں صبر عطا فرما اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دینا۔ پہلے یہ مضمون دوسرے رنگ میں گزر چکا ہے مراد یہ ہے کہ چونکہ وہ فرعون کو مخاطب ہو کر چیلنج دے بیٹھے تھے کہ جو عذاب تو دے سکتا ہے ہم کو دے۔ جو ہم سے کرنا چاہتا ہے کر گزر لیکن ہم کسی قیمت پر بھی مرتد نہیں ہوں گے اور جو ایمان اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس سے ہر حالت میں چمٹے رہیں گے۔ یہ ان کا چیلنج تھا فرعون کو۔ لیکن معاً ان کا ذہن اس طرف گیا کہ یہ خدا کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ خواہش ہے۔ ارادہ ہے ہمیں لیکن انسانی کمزور ہے اس لئے اس معاملہ میں لازماً ہمیں خدا سے طاقت مانگنی چاہیئے پس ہر وہ مومن جو نیک ارادے باندھتا ہے اور وقتی طور پر خلوص سے باندھتا ہے جانتا ہے کہ وہ تقویٰ کے ساتھ یہ فیصلے کر رہا ہے اس کے لئے بھی نصیحت ہے کہ دعا سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے ورنہ نیک باتوں کے نیک ارادے جو خلوص کے ساتھ بھی کئے گئے ہوں ضروری نہیں کہ انسان کو ان کے پورا کرنے کی توفیق مل سکے۔ پس آخری بات یہ کہہ دی کہ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ہمیں بلانا اسی وقت جب کہ ہم تیری نظر میں فرمانبردار ہوں۔

حضرت موسیٰ کی دیدار الٰہی کے لئے دعا :-

ایک حضرت موسیٰ کی مشہور دعا جو دیدار الٰہی کے لئے انہوں نے کی تھی، حالانکہ دیدار تو روز ہوتا تھا۔ کچھ اور معنوں میں وہ دیدار چاہتے تھے یہ سورۃ الاعراف ۱۴۴ - ۱۴۵ سے ہے۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَکَلَّمَهٗ رَبُّهٗ

اور جب وقت مقررہ اور مقررہ جگہ پر موسیٰ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے وَکَلَّمَهٗ رَبُّهٗ اور خدا نے ان سے کلام کیا۔ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ۔ اے میرے خدا ایسا کر کہ میں تجھے دیکھوں اور بہت ہی خوبصورت محاورہ ہے۔ اَرِنِیْ کا مطلب ہے مجھے دکھا۔ اَنْظُرْ کہ میں دیکھوں۔ تو عام بول چال میں ہم یہ کہہ سکیں گے اے اللہ مجھے دکھا تو سہی کہ تو کیا ہے تاکہ میں تجھے اپنی آنکھوں سے دیکھ تو لوں۔ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ۔ اے موسیٰ تو ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ۔ ہاں تو اس پہاڑ کی طرف دیکھ اگر یہ اپنے مقام پر ٹھہرا رہا پس پھر ممکن ہے تو بھی مجھے دیکھ سکے۔ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا۔ پس جب خدا تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی جَعَلَهٗ دَکًّا اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا اور موسیٰ غش کھا کر پچھاڑ کھا کر جا پڑے۔ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَکَ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ پس جب آپ کو ہوش آئی تو کہا سُبْحٰنَکَ اے رب تو ہر کمزوری سے پاک ہے۔ تُبْتُ اِلَیْکَ۔ یعنی ایک دعا سے بات شروع ہوئی تھی دعا پر ختم ہو رہی تھی اس لئے پوری آیت پڑھنی پڑی ہے آپ کو بتانے کے لئے کہ بیچ کا مضمون کیا تھا اور آخر پر پھر ایک دعا ہے تُبْتُ اِلَیْکَ میں توبہ کرتا ہوں تیری طرف وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور میں پہلا مومن ہوں۔ اس آیت کے ساتھ ایک روایت وابستہ ہے جس نے بعض اشکال بھی پیدا کئے ہیں اور کافی اس پر مفسرین نے اور احادیث کے ماہرین نے بحثیں کی ہیں روایت یہ ہے کہ قیامت کے دن جب حشر نشر ہوگا اور جب خدا تعالیٰ تجلی فرمائے گا تو سب بے ہوش ہو کر جا پڑیں گے اس وقت سوال یہ ہے کہ پہلے کس کو ہوش آئے گی۔ ایک حدیث ہے کہ حضرت موسیٰ سب سے پہلے ہوش میں آئیں گے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دیکھیں گے تو موسیٰ پہلے ہی ہوش میں کھڑے ہوں گے۔ اس کی توجیہہ اس حدیث میں یہ بیان ہوئی ہے کہ موسیٰ کو اس سے پہلے اس کا تجربہ ہو چکا ہے وہ تجلی جس کے نتیجہ میں آناً فاناً انسان ہوش حواس کھو بیٹھتا ہے اس کا جلوہ اتنا سخت ہے کہ طبیعتیں برداشت نہیں کر سکتیں۔ اس دنیا میں موسیٰ نے مانگ لی تھی اور اس کا تھوڑا سا نمونہ موسیٰ دیکھ چکا ہے۔ پس چونکہ اس میدان کا کھلاڑی رہ چکا ہے اس راہ سے گزر چکا ہے اس لئے جب واقعۃً قیامت کے دن یہ تجلی ہوگی تو نسبتاً جلدی افاقہ ہوگا۔ یہ حدیث اس آیت کی روشنی میں اور دوسری متعلقہ آیت کی روشنی میں جس کا میں نے ذکر کیا ہے قابل غور ہے لیکن عموماً آپ کو مفسرین اور ماہرین حدیث کی کتب میں یہی تشریح ملے گی۔ بہرحال یہ جو دعا ہے اس میں ہے وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ یہ جو لفظ اوّل ہے اس سے مراد

وقت کے لحاظ سے اوّل نہیں ہے کیونکہ حضرت موسٰی سے بہت پہلے اوّل آچکے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معنوی لحاظ سے مومنوں میں سے سب سے اوّل ہیں پس اوّل اور آخر یہ دونوں لفظ جمیں قرآن کریم یا احادیث میں ملتے ہیں یہ مرتبے کے لحاظ سے ہیں نہ کہ ظاہری وقت کے لحاظ سے۔ اوّل جب کہا جاتا ہے تو مراد ہے نمبر میں پہلا ہے۔ جس طرح کوئی امتحان میں فرسٹ آتا ہے اسے اوّل کہتے ہیں یہ ویسا ہی مضمون ہے۔

ایک دعا قوم میں بچھڑے کو معبود بنانے والوں میں سے ان لوگوں نے کی جو شرمندہ ہوئے تھے اور انہوں نے توبہ کی تھی۔ وہ دعا یہ تھی وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ کہ جب وہ شرمندہ ہو گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ وہ گمراہ ہو گئے تھے تب انہوں نے یہ دعا کی لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا۔ اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ فرمائے گا اور ہماری بخشش نہ فرمائیگا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ یقیناً ہم بہت گھاٹا پانے والوں میں سے ہوں گے۔

پس دیکھیں ہر موقعے کے لیے، ہر ایسی صورتحال کے لئے جس سے انسان دوچار ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کوئی نہ کوئی اس پر اطلاق پانے والی دعا ہمیں سکھا دی ہے اور اس لحاظ سے بھی اگر آپ قرآن کریم کی دعاؤں کو از بر کریں یا پوری یاد نہیں کر سکتے تو کچھ حصہ کبھی کبھی یاد کرتے رہا کریں اور قرآنی دعاؤں کو ہر مشکل کے وقت دیکھ لیا کریں۔ آپ کو ضرور کوئی نہ کوئی دعا اپنی صورتحال پر اطلاق پاتی ہوئی ایسی ملے گی جس کو جس طرح وہ دعا کی گئی تھی اسی جذبہ کے ساتھ آپ جب دعا کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ قبولیت دعا کے عظیم الشان نظارے دیکھیں گے۔

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اتنی دعائیں خدا تعالیٰ نے خود سکھائی ہیں کہ اور کسی نبی کے ذکر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے سکھائی ہوئی دعائیں اس کثرت سے نہیں ملتیں۔ ایک موقعہ پر فرمایا وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (سورۃ طٰہٰ : ۱۱۵) اے میرے بندے تو جب وحی نازل ہوا کرے تو جلدی جلدی اسے دہرانے کی کوشش نہ کیا کر کہیں بھول نہ جائے۔ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا اور یہ کہا کر کہ اے میرے رب میرا علم بڑھاتا چلا جا۔

اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی معصومیت کا بھی پتہ چلتا ہے اور خدا تعالیٰ کے کلام کو کس طرح دیکھتے تھے اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ وحی نازل کرنا بھی خدا کا کام ہے اور وحی کو محفوظ کرنا بھی خدا کا کام ہے۔ مگر جس کو کسی چیز سے بے انتہا محبت ہو اور اسے وہ سنبھالنا چاہے، اسے یقین بھی ہو کہ یہ چیز سنبھل جائے گی تب بھی وہ اپنی طرف سے بہت کوشش کرتا ہے اور جلدی جلدی ہاتھ پاؤں مار کر اسے سمیٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس یہ وہ نقشہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کھینچا گیا۔ جب آپ پر وحی نازل ہوتی تھی آپ تیزی کے ساتھ زبان چلاتے تھے اور اس وحی کو دہراتے چلے جاتے تھے تاکہ کوئی بھی لفظ کوئی نکتہ بھی ادھر سے ادھر نہ ہو۔ تب اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ فرمایا کہ تجھے یہ محنت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہاں اس عرصہ میں تو یہ دعا کیا کر کہ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا۔ اے میرے اللہ میرا علم بڑھا۔ اب یہ جو دعا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا جو نظام حفظ تھا وہ عام نظام حفظ جیسا نہیں تھا۔ بلکہ جہاں تک وحی کا تعلق ہے ہو سکتا ہے باقی انبیاء کو بھی یہی امتیاز حاصل ہو کہ وحی اس رنگ میں نازل ہوتی ہے کہ وہ از خود ذہن پر نقش ہو جاتی ہے اور اسے توجہ سے سن کر یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ دعا وہ سکھائی گئی ہے جو بالکل اور ہے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا دے۔ آپ کسی کی بات سن رہے ہوں اور کوئی اور بات منہ سے کر رہے ہوں۔ تو جو آپ سن رہے ہیں نہ وہ سمجھ سکتے ہیں نہ اسے یاد کر سکتے ہیں۔ تو وحی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ دعا سکھایا جانا کہ یہ دعا کیا کر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی ذہنی کوشش کا وحی کو محفوظ کرنے سے کوئی علاقہ نہیں تھا وہ از خود اُترتی تھی اور نقش بن کر، دائمی نقش بن کر جمتی چلی جاتی تھی۔ اور توجہ اس طرف دیتے یا نہ دیتے خدا کی تقدیر نے اس کو بہرحال محفوظ کرنا تھا۔ پس فرمایا کہ فارغ وقت میں یہ کیا کر کہ مجھ سے اور دعائیں مانگا کر اور یہ کہا کر کہ اور بھی علم نازل فرما۔ اور جو علم ہے بجائے اس کے کہ میں اسے کھو دوں میرا علم بڑھا دے کیونکہ جو بات بھول جائے وہ حاصل کیا ہوا علم انسان کھو دیتا ہے۔ تو زِدْنِيْ عِلْمًا میں یہ بتایا کہ تیرے علم کو کھونے کا تو سوال ہی کوئی نہیں۔ ہم تو ذمہ دار ہو گئے ہیں۔ ہاں تو مزید مانگا کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعا :-

اس دعا کے ضمن میں ایک اور دعا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً سکھائی گئی وہ بھی میں آپ کو بتاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ حَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ۔ اے میرے اللہ مجھے اشیاء کی حقیقتیں بتا۔ یعنی ان کے اندر جو گہرے راز ہیں وہ سمجھا۔ میں بالعموم قرآن کریم کی اس دعا کے ساتھ اس دعا کو ملا کر کرتا ہوں اور خصوصاً اس وقت جبکہ کسی قسم کی رہنمائی کی خاص ضرورت ہو اور میرا تجربہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بہت سے ایسے مطالب پر آگاہی فرماتا ہے جس کی طرف انسان کا اپنا ذہن اپنی کوشش سے جا نہیں سکتا۔ الہام تو نہیں ہوتا لیکن اس طرح خدا تعالیٰ نکتے دماغ میں اچانک ڈالتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ پس جماعت کو بھی اس قرآنی دعا سے استفادہ کرنا چاہیئے اور ہمارے طالب علموں کو خاص طور پر اس دعا کو جو چھوٹی سی دعا ہے، ایک چھوٹا سا فقرہ ہے وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا اس کو پڑھتے رہنا چاہیئے۔ اس کے نتیجہ میں ان کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول ہوتی رہنی چاہیئے کہ اصل علم کلام الٰہی ہے۔ دوسرا دنیا کا جو علم ہے وہ ثانوی علم ہے۔ یہاں قرآن کریم کی وحی سے متعلق علم کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ طالب علم جب یہ دعا مانگیں وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا تو یہ نہ کیا کریں کہ اعلیٰ مضمون کو چھوڑ دیا کریں اور ادنیٰ مضمون کو ذہن میں رکھ کر دعا کیا کریں۔ دعا یہ کیا کریں کہ اے خدا ہم دنیا کے عارضی علوم کی طرف متوجہ ہیں۔ یہ مجبوریاں ہیں۔ ہمیں وہ علم بھی عطا فرما جو تو نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر نازل فرمایا تھا اور اس کے صدقہ میں ہمیں یہ دنیاوی علم بھی عطا فرما دے جو اس کی ذیل میں آتا ہے۔ (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۱۵)

اس کے ساتھ ساتھ میں نے وہ جگہیں بھی درج کروالی ہیں جہاں ان کو اپنی ترتیب کے لحاظ سے بیٹھنا چاہیئے تھا، مگر اس وقت میں چھوڑتا گیا ہوں لیکن جب یہ خطبہ ضبط تحریر میں آئے گا تو کاتب وہ ذکر بھی کر دے گا یا ان کو اٹھا کر وہیں لے جائے گا جہاں ان کو ہونا چاہیئے۔ یعنی جب یہ سلسلہ خطبات اکٹھا شائع ہوگا تو آج جو ان آیات سے متعلق گفتگو ہوئی ہے ان کو ہم اصل مقام پر لے جائیں گے تو جو لوگ سن رہے ہیں وہ بعد میں خیال نہ کریں کہ غلطی ہو گئی ہے۔ بالارادہ ایسا کیا جائے گا۔

حضرت موسیٰؑ کی عجز و انکساری کی دعا :-

اب جہاں سے مضمون چھوڑا تھا وہاں سے پھر بات شروع کرتا ہوں سورۃ الشعراء آیات ۱۱ تا ۱۸ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ

لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰی ھٰرُوْنَ ۝ وَلَھُمْ عَلَیَّ ذَنْبٌ فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنَ ۝ (الشعراء : ۱۱-۱۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جب خدا تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی اور ان کو حکم فرمایا کہ تو فرعون کی ظالم قوم کی طرف جا اَلَا یَتَّقُوْنَ۔ کیوں وہ تقویٰ اختیار نہیں کرتے، کیوں وہ خدا خوفی کی راہ اختیار نہیں کرتے۔ قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّکَذِّبُوْنِ۔ اَے خدا میں ڈرتا ہوں کہ مجھے جھٹلا دیں اب یہ جو لفظ ہے جھٹلانے کا اس میں حضرت موسیٰ کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ انبیاء کو ہمیشہ جھٹلایا جاتا ہے بلکہ خاص دلیل آپکے ذہن میں ہے جس کو قرآن کریم کھول کر بیان فرماتا ہے وہ کہتے ہیں وہ تقویٰ اختیار نہیں کرتے ٹھیک ہے پر میں بھی تو ایک بات سے ڈرتا ہوں اور وہ خوف میرا یہ ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے اور کیوں جھٹلائیں گے وَیَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ۔ میرا سینہ باتیں بیان کرتے وقت کھلتا نہیں ہے۔ میں کوئی مضمون سوچکر بیان کرنا چاہتا ہوں تو اپنے سینے میں تنگی محسوس کرتا ہوں اور یہ انسانی تجربہ کی بات ہے۔ ایک انسان بات ٹھیک بیان نہیں کر سکتا۔ طالب علم امتحان میں بعض باتیں جانتے ہوئے بھی پیش نہیں کر سکتے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو طالب علم ناکام رہے یا کم نمبر لے وہ ضرور ہی نالائق ہو گا۔ بعض دفعہ اس بے چارے کو بات پیش کرنے کا سلیقہ نہیں آتا۔ تو حضرت موسیٰ نے اسی طرح اللہ تعالیٰ سے عرض کیا وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ۔ اور میری زبان بھی نہیں کھلتی۔ کہا جاتا ہے حضرت موسیٰ ہکلاکر بولتے تھے فَاَرْسِلْ اِلٰی ھٰرُوْنَ۔ اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ ہارون کی طرف وحی بھیج دے۔ اب یہ عجیب دلچسپ دعا ہے۔ عاجزی بھی ہے۔ سادگی بھی کیسی ہے پیاری۔ کہ اللہ تعالیٰ کو بتا رہے ہیں کہ ان باتوں کو سوچ کر میں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ زیادہ مناسب ہو گا کہ ہارون کو نبی بنایا جائے اور مزید اصل بات آخر پر نکلی ہے۔ وَلَھُمْ عَلَیَّ ذَنْبٌ فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ۔ مشکل یہ ہے کہ مجھ پہ ایک گناہ ہے جس کے لئے اس قوم کو میں جوابدہ ہوں۔ اور غلطی سے مجھ سے ان کا ایک آدمی مر گیا تھا اب اگر عام حالات میں نبی کو جھٹلائیں تو وہ تو ہے ہی جھٹلانا۔ لیکن اگر جرم بھی ہو اور پتہ ہو کہ نبی نہیں ہے یہ جھوٹا ہے۔ پھر تو بڑھ چڑھ کر زیادہ غصے کے ساتھ پہلے نقصان کا بدلہ اتاریں گے اور پہلے گناہ کی جزا دیں گے۔ تو یہ تھا اصل قصہ۔ جس کی وجہ سے اپنے آپ کو بیچ میں سے نکال ہی دیا کہ اے اللہ ان سب حالات میں بہتر یہی ہے کہ تو موسیٰ کی بجائے ہارون کو نبی بنا دے قَالَ کَلَّا فَاذْھَبَا بِاٰیٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَکُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ۔ کہ خبردار موسیٰ ضرور جاؤ لیکن تم دونوں جاؤ۔ اب دعا قبول بھی فرمائی اور وہ جو خوف تھا وہ بھی دور کر دیا۔ کَلَّا میں ہلاکت کا ڈرانا نہیں بلکہ امید کو زیادہ یقینی طور پر پیش کرنا ہے۔ کَلَّا سے مراد یہ ہے کہ جو باتیں تو سوچ رہا ہے۔ تیرے تو تمہات ہیں ان میں کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ ہو کیسے سکتا ہے کہ خدا کے تم نمائندہ ہو اور خدا کی مرضی کے سوا تم پہ ہاتھ ڈال بیٹھے۔ فَاذْھَبَا تم دونوں جاؤ بِاٰیٰتِنَاۤ ہمارے نشانات لے کر اِنَّا مَعَکُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ۔ میں تمہارے ساتھ سننے والا ہوں۔ اس آیت سے اور اس دعا کے جواب سے پتہ چلتا ہے کہ ساتھ ہی حضرت موسیٰ کو کچھ قبولیت کی خوشخبری بھی دیدی گئی تھی۔ کیونکہ تثنیہ سے خطاب معاً جمع میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ فرمایا تم دونوں جاؤ ہمارے نشان لے کر۔ اِنَّا مَعَکُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ۔ میں تمہارے ساتھ کھڑا تمہاری التجاؤں کو سن رہا ہوں گا۔ پس وہ جو ساحروں کی دعا تھی اس کے سننے کی خوشخبری بھی اس آیت میں پہلے کلام میں حضرت موسیٰ کو دیدی گئی تھی کہ تم ڈرتے کس بات سے ہو تم آگے بڑھو گے۔ ایک سے دو میں نے تمہیں بنایا ہے۔ تم دو بھی نہیں رہو گے۔ دو سے تین چار، ایک قوم بنتے چلے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ کھڑا تمہاری التجاؤں کو سن رہا ہو گا۔ وہ کون ہو سکتا ہے جو تم پر ہاتھ ڈالے۔ فَاْتِیَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اور فرعون کے پاس جاؤ اور دونوں اس سے یہ کہو کہ ہم خدا کا رسول ہیں، خدا کا ایلچی ہیں۔ یہاں جمع کا صیغہ استعمال نہیں فرمایا بلکہ واحد کا صیغہ استعمال فرمایا ہے۔ رَسُوْلَا نہیں فرمایا، بلکہ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یعنی ان دو میں کوئی فرق نہیں تھا کہ دو الگ الگ رسول ہوں۔ ایک ہی مشن پر ان دونوں کو فائز فرمایا گیا تھا۔ اور اپنی مجموعی حیثیت میں وہ ایک ہی رسول کے مقام پر فائز تھے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ دعا ہم عام حالات میں کیسے مانگیں گے۔ کسی کو خدا ایسے مقام پر فائز کرے یا ایسے حالات ہوں تو پھر یہ دعا اس سے مانگی جائے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ان دعاؤں کے اندر بعض مخفی التجا کی کیفیات ہیں جو ایک عاجز بندے کے کام آجاتی ہیں جب وہ موسیٰؑ کے رنگ میں ڈوب کر یا کسی اور گزشتہ نبی کو علیحدہ یاد کرتے ہوئے اس کے رنگ میں ڈوب کر یہ دعائیں کرتا ہے۔ اپنے عجز اور بے بسی کی کیفیت کے لئے ایسی حالت میں جب کسی سے کوئی گناہ کسی کا سرزد ہو گیا ہو، کسی سے خوف کھاتا ہو، تو حضرت موسیٰؑ کی یہ دعا حضرت موسیٰؑ کے رنگ میں ڈوب کر اگر کی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ انسان کی دوسری ضروریات میں بھی کام آسکتی ہے۔

حضرت لوطؑ کی دعا قوم کی بداعمالیوں سے نجات کیلئے :-

حضرت لوطؑ کی ایک دعا بیان فرمائی گئی ہے سورۃ الشعراء میں۔ (یہ جو دعا تھی یہ بھی سورۃ الشعراء آیات ۱۱ تا ۱۸ تھی) اب سورہ الشعراء کی آیت ۱۷۰ میں حضرت لوط کی یہ دعا بیان ہوئی ہے۔

رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَھْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ۔

اَے میرے رب! مجھے اور میرے اہل کو نجات بخش ان باتوں سے جو میری قوم کرتی ہے۔ یہاں جسمانی نجات کی دعا نہیں ہے جو اس کے ذیل میں آئی تھی۔ اصل ایک ایسے گناہ سے نجات کی دعا ہے جو ساری قوم میں وبا کی طرح پھیل چکا تھا اور ساری قوم میں سرایت کر گیا تھا۔ ایسے موقع پر دعا کے بغیر انسان صحیح معنوں میں ایسی قومی بدیوں سے بچ نہیں سکتا۔ پس جب مثلاً انگلستان میں رہنے والے یہ دیکھتے ہیں کہ بعض بدیاں یہاں پھیلی ہوئی ہیں۔ امریکہ میں رہنے والے دیکھتے ہیں کہ بعض بدیاں وہاں پھیلی ہوئی ہیں تو ان کے لئے بھی یہ دعا کرنی چاہیئے۔ ورنہ یہ بدیاں اس طرح فضا میں سرایت کر چکی ہوتی ہیں کہ ہر سانس میں انسان ان کو لے رہا ہوتا ہے۔ ٹیلیویژن آن کرے۔ ریڈیو آن کرے۔ بازاروں میں چلے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ان بدیوں سے کلیۃً بچ کر نکل سکے۔ پس یہ دعا ہمیں سکھاتی ہے کہ نجات صرف ظاہری نجات کی دعا نہیں ہوتی بلکہ بدیوں سے روحانی نجات بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے اور جو روحانی نجات حاصل کرتا ہے اس کے لئے بدنی نجات خود عطا ہو جاتی ہے۔ پس حضرت لوطؑ اگر صرف بدنی نجات مانگتے تو اس کے اندر روحانی نجات شامل نہیں تھی مگر جب روحانی نجات مانگی تو اس میں بدنی نجات شامل ہو گئی پس وہ لوگ جو مثلاً امریکہ میں رہتے ہیں، مجھے ایک طالب علم کی والدہ کا خط ملا۔ انہوں نے یہ لکھا کہ میرے دو بچے ہیں ان میں سے ایک جو فلاں یونیورسٹی میں امریکہ میں پڑھتا ہے، مجھے لکھا ہے کہ یہاں طالب علموں کی بھاری اکثریت نشہ کرتی ہے اور یونیورسٹی میں یہ فیشن ہے اور اس کے علاوہ دوسری بدیوں کا ذکر تھا کہ یہ بھی کرتے ہیں اور جو نہیں کرتے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہم میں رہنے کا حق نہیں رکھتے۔ یہ ہم سے الگ ایک مخلوق ہے اور پوری کوشش کی جاتی ہے کہ وہ لتیں ان کو بھی ڈال دیں۔ تو اس نے اپنی والدہ کو دعا کے لئے لکھا تھا کہ دعا کے ذریعے میری مدد کریں ورنہ یہ بڑا مشکل کام ہے۔ پس جو طالب علم امریکہ جاتے ہیں میں ان کو ہمیشہ یہی نصیحت کرتا ہوں کہ وہاں تم کوشش تو ضرور کرو گے بچنے کی۔ لیکن یہ دعا ضرور

کرتے رہنا۔ چنانچہ والدہ نے جب مجھے دُعا کے لئے لکھا تو اس بات کی تصدیق ہوگئی کہ میرے جو خطرات تھے وہ درست تھے۔ یورپ میں بھی خرابیاں ہیں لیکن جتنی بدیاں اس وقت امریکن یونیورسٹیز میں اخلاقی لحاظ سے پھیلی ہوئی ہیں میرا خیال ہے دنیا کے پردے پر اس کی کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ پاکستان میں کثرت سے پھیل رہی ہیں نشہ بہت عام ہو رہا ہے تو وہاں سے جو لوگ ہجرت کرتے ہیں۔ ہجرت سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ قوم کی بداعمالیوں سے نجات کی دُعا مانگا کریں اور اس کے لئے حضرت لوطؑ کی یہ دُعا ہمارے لئے ایک نمونہ ہے رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَھْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ۔ اے میرے ربّ! مجھے بھی اور میرے اہل کو بھی ہر اس بدی سے نجات بخش جو یہ کرتے ہیں۔

حضرت نوحؑ کی رُوحانی نجات کیلئے دُعا :-

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دُعا ہے رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ (الشعراء: ۱۱۸) اے میرے اللہ! میری قوم مجھے جھٹلا بیٹھی ہے فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ اب میرے اور ان کے درمیان فرق کر کے دکھا دے وَنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (الشعراء: ۱۱۹) اور مجھے اور مومنوں کو نجات بخش۔ اب یہ بظاہر محض بدن کی نجات کا ذکر چل رہا ہے لیکن اس دُعا کو آپ غور سے پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ مضمون اس کی نسبت زیادہ گہرا ہے جو دکھائی دیتا ہے۔ آپ نے پہلے یہ دُعا کی ہے کہ قوم مجھے جھٹلا بیٹھی ہے۔ اب ہمارے درمیان تمیز کر دے کہ کون پاک ہے کون ناپاک ہے اور تمیز اس طرح کہ پاکوں کو بچا لے اور ناپاکوں کو ہلاک کر دے۔ پس یہاں بدنی نجات کی دُعا نہیں تھی۔ روحانی نجات کی دُعا تھی۔ بدنی نجات کو اس کا نشان بنا کر مانگا گیا تھا۔ اب دُعا غور سے سُنیں۔ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ۔ حضرت نوحؑ نے عرض کیا اے میرے ربّ! میری قوم مجھے جھٹلا بیٹھی ہے۔ یعنی اب اس سے کوئی اُمید باقی نہیں رہی۔ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ اب میرے اور ان کے درمیان "فَتْحًا" نمایاں فرق کر کے دکھا دے۔ کہ دنیا دیکھ لے کہ کون پاک تھا اور کون تجھے پیارا تھا اور کون ناپاک اور کون تیری نظر میں مغضوب تھا۔ اور نشان کیا ہو اس فتح کا۔ وہ یہ ہے کہ وَنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ مجھے اور وہ لوگ جو مجھ پر ایمان لائے ہیں اُن سب کو اس ہلاکت سے بچا لے جو اس قوم کا مقدر ہو چکی ہے۔ فَاَنْجَیْنٰہُ وَمَنْ مَّعَہٗ فِی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ (الشعراء: ۱۲۰) اور ہم نے اُسے اور جو کچھ اس کے ساتھ تھا۔ ایک بھری ہوئی کشتی میں نجات دی۔ اس سے پہلے ایک بھری ہوئی کشتی کا ذکر گزر چکا ہے جس میں سوائے خدا کے ایک نبی کے ساری قوم کے لئے جگہ تھی وہ اس بھری کشتی میں نہ صرف یہ کہ خود نجات نہیں پا سکا بلکہ وہ باقی قوم کے لئے بھی خطرہ بن گیا کہ اگر یہ ہوا تو کشتی ڈوبے گی۔ اگر یہ نکلے گا تو کشتی بچے گی۔ تو وقتی طور پر جب خدا کی رحمت کا سایہ آزمائش کے لئے بھی اُٹھتا ہے تو کتنا ہولناک منظر پیدا ہو جاتا ہے۔ یہاں اب بالکل برعکس منظر ہے۔ فرمایا، جا شوق سے جتنے مومن ہیں وہ بھی کشتی میں بھر لے اور ہر قسم کے ضرورت کے جانوروں کے نمونے بھی بھر لے۔ ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ بھری ہوئی کشتی میں تمہیں ان طوفان خیز موجوں سے نجات بخشیں گے۔ اور فرمایا کہ ہم نے ایسا ہی کیا ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ (الشعراء: ۱۲۱) پس اس کے بعد ہم نے باقی سب کو غرق فرما دیا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً وَمَا کَانَ اَکْثَرُھُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (الشعراء: ۱۲۲) اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے لیکن افسوس کہ اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

حضرت سلیمانؑ کی شکر نعمت کی دُعا :-

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دُعا ہے جس کے ساتھ ایک گہرا مضمون وابستہ ہے لیکن وہ بعد میں بیان کروں گا۔ اب وقت نہیں ہے۔ پہلی دُعا جو ہے اس کا مختصر ذکر میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ (بعد میں جو ایک ایسی دُعا ہے جس کے ساتھ قرآن کریم کی صداقت کا ایک نشان وابستہ ہے اس کا ذکر بعد میں تفصیل کے ساتھ کروں گا۔ اس دُعا کے ساتھ بھی اس کا تعلق ہے لیکن دو تین دُعائیں اکٹھی ہیں جن کا انشاء اللہ آئندہ جمعہ میں ذکر کیا جائے گا) رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ انہوں نے یہ دُعا کی کہ اے خدا مجھے توفیق عطا فرما اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ۔ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر فرمائی وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا اور میں نیک اعمال بجا لاؤں تَرْضٰہُ جن سے تو راضی ہو۔ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ (النمل: ۲۰) اور مجھے اپنی رحمت کے ساتھ اپنے صالح بندوں کے گروہ میں داخل فرما لے حضرت سلیمانؑ کی یہ دُعا اس موقع پر بیان ہوئی ہے جب وہ اپنے لشکر سمیت وادیٔ نملہ میں داخل ہوئے اور عام طور پر لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایک چیونٹی تھی جس نے حضرت سلیمانؑ کو دیکھ کر اپنی باقی چیونٹی بہنوں کو متنبہ کیا کہ یہ ایک بہت بڑا جابر بادشاہ آگیا ہے اور بہت بڑی فوج لے کر آیا ہے۔ اگر اس سے بچنا ہے تو بھاگ کر اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ ورنہ اس لشکر کے پاؤں تلے تم روندی جاؤ گی۔ یہ بات حضرت سلیمانؑ نے سمجھ لی جن کے متعلق یہ بیان کرتے ہیں کہ ظاہری طور پر منطق الطیر عطا ہوئی تھی یعنی پرندوں کی بولی ظاہر میں بھی عطا ہوئی تھی اور دنیا کے ہر قسم کے پرندوں کی زبان وہ سمجھتے تھے مگر سوال یہ ہے کہ یہ تو چیونٹی تھی "منطق الطیر" میں چیونٹی بے چاری کہاں سے داخل ہو گئی۔ اس لئے "نمل" سے مراد چیونٹی لینا یہ درست نہیں ہے۔ "نملۃ" یہ اصل میں جو ایک قوم کا نام تھا اور حضرت سلیمانؑ جب لشکر کشی کر رہے تھے تو ایک ایسی قوم پر سے گزرے جس قوم کے ایک فرد نے اپنی قوم کو متنبہ کیا کہ اپنی اپنی پناہ گاہوں میں چھپ جاؤ اور غائب ہو جاؤ۔ معلوم ہوتا ہے وہ پہاڑی علاقہ تھا یا ایسی جگہیں تھیں جہاں غاروں میں چھپا جا سکتا تھا۔ چنانچہ بجائے اس کے کہ وہ قوم ایک لشکر کے سامنے آتی اور اس کے نتیجہ میں اس کو خطرات درپیش ہوتے تو مشورہ دینے والے نے یہ مشورہ دیا۔ حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بات سمجھا دی کہ اس طرح یہ تجھ سے خوف کھا رہے ہیں اس پر انہوں نے عرض کی رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ کہ اے خدا میں دنیا کے بادشاہوں جیسا تو بادشاہ نہیں ہوں تو نے مجھ پر ایک عظیم الشان نعمت کی اور میرے والدین پر بھی ویسی ہی نعمت فرمائی۔ مجھے توفیق عطا فرما کہ میں نیک اعمال کروں ایسے نیک اعمال جن سے تو راضی ہو۔ اگر عام بادشاہوں کی طرح میں نے اپنی فتوحات کے نتیجے میں یا لشکر کشی کے دوران کمزوروں کو کچلا اور مسلا اور بے بسوں پر ظلم کیا تو گویا میں اس نعمت کی خلاف ورزی کر رہا ہوں گا یہ معنے ہیں اس کے۔ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ اور اپنی رحمت کے صدقے اپنی رحمت کی عطا کے طور پر مجھے نیک بندوں میں شامل فرما لے۔

یہ دُعا اس وقت کے کام کی دُعا ہے جب انسان کو خدا تعالیٰ بنی نوع انسان کے کسی ایک حصے پر کسی قسم کی فضیلت بخشے۔ کسی قسم کا ان کے ساتھ مقابلہ کرنے کی طاقت بخشے اور اس کے نتیجے کئی قسم کے خدمتگار ہوں۔ کئی لوگوں کے معاملات اس کے قبضہ قدرت میں ہوں۔ ایسے وقت ذرا بھی انصاف کرنے

اپنی عقل پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام جو بہت ہی صاحب عقل تھے اور سب سے بہتر مقام پر فائز تھے کہ فیصلہ کرتے کہ کون مجرم ہے کون نہیں ہے۔ کس کو سزا دینی ہے۔ کس کو نہیں دینی ہے۔ لیکن اعلیٰ عقل کا سب سے بڑا تقاضہ یہ تھا کہ وہ عاجزی کے ساتھ خدا سے دعا کرتے کہ اگر تو نے مجھے توفیق دی تو میں اس طاقت کا صحیح استعمال کر سکوں گا۔ اگر تو نے توفیق نہ دی تو میں اپنی عقل کے باوجود اس طاقت کا صحیح استعمال نہیں کر سکوں گا۔ خطرہ ہے کہ ایسے اعمال سرزد ہوں جن سے تو ناراض ہو۔ اس لئے میری التجاء یہ ہے کہ خواہ کتنی ہی مجھے حکومت کیسا ہی غلبہ کیوں نہ عطا کر۔ مجھے توفیق عطا فرما کہ ہر حالت میں میرے اعمال تیری رضا کے مطابق ہوں اور طاقت کے نشے میں میں کوئی غلطی نہ کر بیٹھوں۔ پس ہر موقع، ہر محل کے مطابق اُن لوگوں کی دعائیں قرآن کریم میں محفوظ ہیں جن پر اللہ تعالےٰ نے انعام نازل فرمائے اور جن کی راہوں پر چلنے کی ہم سورۃ فاتحہ میں دُعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ان راہوں پر خدا کی رضا کے مطابق ہمیشہ قدم مارتے رہیں۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا۔

اس جمعہ کے بعد آئندہ جمعہ سے پہلے میں انشاء اللہ ایک لمبے سفر پر روانہ ہونے والا ہوں اور غالباً ڈیڑھ مہینہ یا اسکے لگ بھگ سفر پر رہوں گا۔ تو دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ خیر و عافیت کے ساتھ ان اعلیٰ مقاصد کو پورا کرنے والا سفر ہو جن کی خاطر یہ سفر کیا جا رہا ہے۔ واپس آ کر جلسہ بھی ہے اور میری واپسی اور جلسہ کے درمیان وقت بہت تھوڑا ہوگا تو اللہ تعالےٰ نے یہ بھی توفیق عطا فرمائے کہ جلسے کی ساری ذمہ داریاں بھی بااحسن سرانجام دے سکوں۔

گیارہواں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

جملہ مجالس انصار اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے امسال ۱۹۹۱ء کے لئے مورخہ ۱۶ار ۱۷ار اکتوبر (بروز بدھ جمعرات) کی تاریخوں میں سالانہ اجتماع منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمادی ہے

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

درخواست ہائے دُعا

● — مکرم شکیل احمد صاحب بھٹی ابن مکرم چوہدری منیر احمد صاحب بھٹی مرحوم آف کلکتہ کو ایک گائے کی زد میں آنے کی وجہ سے سینہ اور چہرہ پر گہرے زخم آئے ہیں حادثہ کے برے نتائج سے حفاظت اور کامل شفایابی کے لئے درخواست دُعا ہے

(خورشید احمد انور ناظم وقف جدید قادیان)

● — مکرم سی پی محمد کویا صاحب کالیکٹ آئی لینڈ ۲ ماہ سے ٹی بی کے مریض ہیں بائیں پھیپھڑے میں CAVITY ہے اور شدید درد رہتا ہے ایک صد روپے اعانت بدر ادا کرتے ہوئے شفائے کاملہ کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

● — مکرمہ حشمت النساء صاحبہ شموگہ سے (۲۰/- روپے اعانت بدر) کاروباری پریشانیوں کے ازالہ بچوں کی صحت وسلامتی امتحان میں کامیابی کے لئے۔

● — مکرمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ مرحوم حبیب اللہ شاہ صاحب اپنے شوہر کی مغفرت بلندی درجات اپنی و بچوں کی صحت وسلامتی دینی دنیاوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

● — خاکسار کی والدہ مکرمہ سیدہ رضیہ بیگم صاحبہ اور والد مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب بیمار ہیں کاروبار میں برکت کامل شفایابی درازی عمر کے لئے۔ (سید فضل نعیم کٹک)

● — خاکسار کی اہلیہ کچھ دنوں سے بیمار ہیں کامل شفایابی کے لئے اور احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے۔

(منیر الحق مبلغ سلسلہ کوکنور)

● — مکرمہ نورجہاں بیگم صاحبہ غنچہ پاڑہ (اعانت بدر ۱۰/-) بعض مشکلات و پریشانیوں میں مبتلاء ہیں پریشانیوں کے ازالہ نیز اولاد صالحہ بنر سیتر ہونے کے لئے

● — مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ غنچہ پاڑہ (اعانت بدر ۱۰/-) اکثر بیمار رہتی ہیں کامل شفایابی و مشکلات و پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔

● — خاکسار کے دو بچے و اہلیہ بھی اکثر بیمار رہتی ہے کامل شفایابی اور خاکسار کے مقبول خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعاء ہے۔

● — مکرم محمد سعید احمد صاحب آف وڈمان ۲۵/- روپے اعانت بدر ادا کرتے ہوئے اپنے بیٹے میاں فضل احمد کی دینی دنیاوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (اے ستار حیدر آباد)

دعائے مغفرت

● — مکرم غلام محی الدین صاحب آف وارانسی بنارس کینٹ ۱۸/۶/۹۱ شام پانچ بجے اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئے نیک متقی ہمدرد صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے صبح باقاعدہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے درس و تدریس میں حصّہ لینے والے تھے مرحوم کو ۱۹/۶/۹۱ جنّتی قبرستان فاطمان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کے صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نسیم احمد طاہر مبلغ سلسلہ وارانسی)

● — محترم حبیب اللہ شاہ صاحب آف گنگٹوک سکم چند دن کی علالت کے بعد اچانک ۱۶/۳/۹۱ کو وفات پاگئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) مرحوم نے یہاں جماعت کی داغ بیل ڈالی خوب جوش سے تبلیغ کرتے۔ لوگوں نے مختلف اداروں سے فتوے منگوا کر مخالفت کی مرحوم نے جماعت کی راہنمائی کی اور حوصلہ بڑھایا احمدیت کی مضبوطی و وحدت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہتے آپ نے سلی گڑی میں تبلیغ کے لئے اپنا مکان بلا اجرت پیش کیا مبلغ سلسلہ اور مرکزی نمائندگان کا حتی المقدور احترام کرتے حضور انور کو دیکھتے ہی چشم پر آب ہو جاتے۔ آپ کی وفات سے جماعت میں خلاء واقع ہوا ہے اس کے پُر ہونے کے لئے آپ کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے درخواست دعا ہے۔

(صدر جماعت احمدیہ سکم)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۳۰/۴/۹۱ خاکسار کے چھوٹے بیٹے عزیزم چوہدری نذیر احمد ایڈوکیٹ صاحب کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام "محمد فراز احمد" تجویز کیا گیا ہے نومولود کی دادی نے بطور شکرانہ ۱۰۰/- روپے "عطایا وقف جدید" ادا کئے ہیں عزیز کی صحت وسلامتی صالح خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(چوہدری محمد ابراہیم بھدرواہ)

"ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔" (المسیح الموعودؑ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عید الاضحیٰ بمبئی مشن میں ٹیلیفون کے ذریعہ براہ راست سنا گیا

اس وقت دُنیا کے مختلف ممالک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات براہ راست سُن رہے ہیں۔ اس عید الاضحیٰ کے موقعہ پر مورخہ ۲۲ر جون کو ہندوستان میں بمبئی جماعت کو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی عید الاضحیٰ کا خطبہ دُنیا کے مختلف ممالک میں سے۔ جہاں جرمنی۔ انڈونیشیا۔ جاپان۔ ساؤتھ افریقہ۔ فرانس۔ انگلینڈ۔ پاکستان وغیرہ ممالک میں احمدی سُن رہے تھے وہاں جماعت احمدیہ بمبئی بھی اس خطبہ کو براہ راست سننے میں شامل تھی۔

بمبئی کے لیے یہ انتظام وکالت تبشیر لندن کی طرف سے کیا گیا تھا ہم انکے بے حد مشکور ہیں۔ ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کا یہ پہلا واقعہ ہے جہاں ہندوستان اس سعادت میں شامل ہوا وہاں خاص کر جماعت احمدیہ بمبئی کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ ہندوستان میں سب سے پہلے براہ راست حضور ایدہ اللہ کا خطبہ سُننے کی اسے توفیق حاصل ہوئی الحمد للہ علیٰ ذالک۔

پہلے سے پروگرام کے مطابق تمام انتظامات کر لیے گئے تھے اور اس کی اطلاع ایک دن قبل حیدر آباد اور عثمان آباد بھی بذریعہ فون کر دی گئی تھی تمام بڑے بڑے اخبارات کو بھی اس سے مطلع کیا گیا تھا مورخہ ۲۲ر جون ۱۹۹۱ء کو شام ساڑھے سات بجے ہمارا رابطہ بذریعہ فون لندن ہو گیا تھا۔ دیگر ممالک سے رابطہ ہوتے ہوتے آدھا گھنٹہ لگا اکثر افراد جماعت بمبئی مشن میں حاضر تھے لندن کا رابطہ واشنگٹن سے شام آٹھ بجے کے قریب ہندوستانی وقت کے مطابق ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز عید پڑھائی اس کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے۔ تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ الصّٰفّٰت کی آیات ۱۰۰ تا ۱۱۲ تلاوت فرمائیں اس کے بعد فرمایا کہ:-

میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج کا یہ خطبہ عید دُنیا کے بہت سے ممالک میں براہ راست سُنا جا رہا ہے اور مشرق و مغرب میں یہ آواز براہ راست پہنچ رہی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام یہ یاد آتا ہے کہ " میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" پس آج کا دن یہ خوشخبری کا دن ہے کہ واقعتاً آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ادنیٰ غلام کی آواز زمین کے کناروں تک پہنچ رہی ہے۔ پس میں اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے صرف آپ ہی کو نہیں بلکہ اُن سب احمدی جماعتوں کو جو براہ راست یہ خطبہ سُن رہے ہیں اُن کو دِل کی گہرائی سے عید مبارک پیش کرتا ہوں اور اُن سب کو بھی جن تک بعد میں یہ آواز پہنچے گی۔ یا بعد میں پیغام کی صورت میں یہ خطبہ پہنچے گا۔ اُن سب کو بھی میں محبت بھرا " السلام علیکم " اور " عید مبارک " کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تلاوت کی گئی آیات کی تشریح بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ۔

یہ عید ہمیں حضرت ابراھیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانیوں کو یاد دلاتی ہے جس کو قرآن کریم " بذبح عظیم " کے نام سے یاد کرتا ہے اور تمام احمدیوں کو ان قربانیوں کو یاد رکھتے ہوئے ہی خدا کے حضور قربانیاں پیش کرنی چاہئیں۔

نیز حضور انور نے دُعا کا فلسفہ بھی بیان فرمایا۔

حضور نے پونہ گھنٹہ کا خطبہ ارشاد فرمایا اور ان بعض ممالک کے نام بھی پیش کئے جو حضور ایدہ اللہ کے خطبہ کو براہ راست سن رہے تھے

یہ خطبہ پاکستان میں چار جگہ۔ لاہور۔ کراچی۔ فیصل آباد۔ اسلام آباد میں براہ راست سُنا جا رہا تھا۔ خطبہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دُعا کروائی جس میں تمام افراد جماعت شریک ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ کی براہ راست آواز سن کر افراد جماعت انتہائی درجہ خوش تھے اور بعض کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو رواں تھے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دِن جلد آئیں جبکہ ساری دنیا کی جماعتیں اپنے پیارے امام کی آواز براہ راست سُن کر لطف اندوز ہو سکیں۔ برطانیہ جلسہ سالانہ کے پروگرام مورخہ ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر جولائی کے براہ راست سننے کے لئے بھی کوشش جاری ہے احباب جماعت دُعا کریں خدا تعالیٰ ہماری اس میں مدد فرمائے۔ یہ سارا انتظام مکرم سعید احمد صاحب جسوال آف لندن کی زیر نگرانی تھا۔ خدا تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار

(برہان احمد ظفر مبلغ بمبئی)

بقیہ صفحہ اوّل

نئی قائم شدہ ایک اور جماعت "ماترا" میں بھی دار التبلیغ تعمیر کرنے کا کام شروع کیا جا رہا ہے۔ اسکی تکمیل کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے

کیرلہ میں مکمل خواندگی کا اعلان

سارے ہندوستان میں صوبہ کیرلہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس صوبہ میں کوئی ایک بھی ناخواندہ نہیں ہے اس سلسلہ میں پچھلے کئی سالوں سے حکومت کی سطح پر اور مختلف تنظیموں کی طرف سے وسیع پیمانے پر کوشش کی جا رہی تھی جس میں بالآخر کامیابی حاصل ہوئی۔

اس مکمل خواندگی کا DECLERATION مورخہ ۱۸ر اپریل کو کالی کٹ میں نہایت وسیع پیمانے پر ہوا۔ اس عظیم الشان تقریب میں شرکت کے لئے مہمانان خصوصی کے طور پر ہندوستان کے تین مشہور و معروف ادباء و شعراء مُلک راج آنند۔ شری شری اور شری بھیشم سہانی آئے ہوئے تھے

اس تقریب کے اختتام پر مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ مکرم سیکرٹری صاحب پریس مکرم قائد صاحب اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد نے ان تینوں اہم شخصیتوں سے ملاقات کی اور عالمی سطح پر تعلیمی میدان میں جماعت احمدیہ کی عظیم خدمات کا ذکر کیا۔ اور یہ خوشخبری دی کہ سارے ہندوستان میں کوئی بھی احمدی نہ صرف ناخواندہ نہیں ہے بلکہ تعلیمی لحاظ سے تمام احمدیوں کا معیار بہت بلند ہے اسی طرح جماعت احمدیہ کی قومی یکجہتی اور مذہبی رواداری کی عالمگیر مساعی کے بارے میں تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اس پر وہ تینوں بہت متاثر ہوئے۔ اور بتایا کہ انہیں جماعت احمدیہ کی عالمگیر مساعی اور پاکستان میں احمدیوں پر کئے جانے والے مظالم کے بارے میں بھی پورا علم ہے۔

انہیں مناسب قیمتی لٹریچر پیش کئے جنہیں بہت خوشی سے قبول کیا۔

اعلان نکاح و تقریب شادی

● ۱۵ر جون کو مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ نیپال نے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیز شبیر محمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ نور الوری بیگم بنت مکرم محمد گلبہار خاں صاحب ساکن ننگلہ گھنول ایٹہ/ ۱۵۰۰۰ (پندرہ ہزار روپے) حق مہر پر پڑھایا (۲۵ روپے اعانت) رشتہ کے جانبین کیلئے باعث خیر و برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے (ماسٹر عزیز احمد خاں صدر جماعت صالح نگر یوپی)

● مستماۃ قدسیہ گوہر صاحبہ بنت میر احمد صادق صاحب کی تقریب رخصتانہ ۱۴ر جون ۹۱ء کو اسرای سرنج ہال میں عمل میں آئی عزیزہ کا نکاح مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے عزیز سید امتیاز حسین صاحب ابن مکرم سیٹھ سید عمر صاحب آف کاچی گوڑہ کے ساتھ بعوض مہر ...... روپیہ پڑھا۔ اعانت بدر و شکرانہ ... روپیہ ادا کئے گئے ہیں۔ جزاہم اللہ۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (... مستار سیکرٹری رشتہ ناطہ حیدر آباد)

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

درج ذیل جماعتوں نے جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے عمل و ایمان میں برکت دے زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے بغرضِ ریکارڈ نام لکھے جاتے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ برہمپور۔ سورب۔ ساگر حیدرآباد۔ کالیکٹ۔ بنارس۔ مدراس۔ بھلی۔ امروہہ۔ عثمان آباد۔ جے پور۔ شاہجہانپور۔ بسکیا۔ کیرنگ۔ کوئمبٹور۔ چنتہ کنٹہ۔ ظہیر آباد۔ دہلی۔ کلیتی۔ بیتر پڑا۔ اودے پور۔ کٹیا۔ شیموگہ۔ کانپور۔ محی الدین پور۔ سونگڑھ۔ حلقہ بمبئی۔ یادگیر۔ پینگاڈی۔ بنگلور۔ پنگال۔ ناصرات الاحمدیہ محی الدین پور۔ جماعت احمدیہ محی الدین پور۔ اطفال الاحمدیہ امروہہ۔ جماعت احمدیہ بھاگلپور۔ کوچین۔ شیموگہ۔ ہرکرہ۔ سورو۔ غنچہ پاڑہ۔ کانپور۔ گلبرگہ۔ ساگر۔ سکندر آباد۔ تیماپور۔ آترا پورم منارگھاٹ۔ پتہ پریم۔ کالا اتیری۔ کلکولم۔ سملیہ۔ بسری۔ کانپور۔ خدام بسکیا۔ کرولائی۔ خدام الاحمدیہ امروہہ۔ چنتہ کنٹہ۔ بنگلور۔ کاہلو۔ بھدرواہ۔ بمبئی۔ کبیرہ۔ کلکتہ۔ براڑلو۔ رشی نگر۔ خدام الاحمدیہ سورب۔ یاری پورہ۔ ناصرات الاحمدیہ شیموگہ۔

جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ

درج ذیل جماعتوں نے یوم مسیح موعود علیہ السلام کے جلسوں کا اہتمام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و ایمان میں برکت دے۔ بغرضِ ریکارڈ ان کے نام لکھے جاتے ہیں۔ امروہہ۔ بسری۔ سملیہ۔ شیموگہ۔ تیماپور۔ بھلی۔ سکندر آباد۔ بھاگلپور۔ یادگیر۔ خدام الاحمدیہ جماعت احمدیہ بھدرواہ۔ بمبئی۔ جمشید پور۔ گلبرگہ۔ مکنتہ۔ دیے پور۔ موسنی بنی مائینز۔ بمبئی خدام الاحمدیہ یاڑی پورہ۔ پنگال۔ مجلس خدام الاحمدیہ کنڈولیہ۔ جماعت احمدیہ بھوبنیشور۔ منارگھاٹ۔ پتہ پریم۔ یادگیر۔ شاہجہانپور۔ گلبرگہ۔ کالیکٹ۔ تیماپور۔

اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کی مساعی اپنے فضل سے قبول فرمائے اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ)

جلسہ ہائے یوم خلافت

● ——— مورخہ ۲۷ رمئی کو بعد نماز عشاء مکرم مولوی نذیر احمد صاحب کی زیر صدارت جماعت احمدیہ امروہہ نے جلسہ کا انعقاد کیا۔ مکرم محمد راشد صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم ڈاکٹر سجاد احمد صاحب نے بعنوان "نظام خلافت کی برکات" مکرم محمد راشد صاحب صدر جماعت نے "خلافت اور ہماری ذمہ داریاں" اور صدر اجلاس نے "خلافت علیٰ منہاجِ نبوت" پر تقاریر کیں۔ اور عزیز فخر الدین نے نظم پڑھی۔

● ——— ۱۷ مئی کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد احمدیہ الدین بنگلور میں جماعت احمدیہ سکندر آباد نے جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم قریشی محمد عابد صاحب منعقد کیا۔ مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مسعود احمد صاحب نے نظم سنائی اور مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب نے مضامین پڑھے۔ مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر صوبائی نے خلافت کی اہمیت بیان فرمائی۔ مکرم مولوی حمید احمد صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے جماعت احمدیہ کی خلافت اور صدر اجلاس نے وقفِ جدید کی اہمیت بیان کی اور عزیز عبد الغنی صاحب نے نظم پڑھی۔

● ——— ۲۷ رمئی کو جماعت احمدیہ موسنی بنی مائینز نے زیر صدارت منور احمد صاحب صدر جماعت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ مکرم شریف احمد صاحب قائد مجلس نے تلاوت کی۔ مکرم مبارک احمد صاحب نے "خلیفہ خدا بناتا ہے" مکرم فضل عمر محمود مبلغ سلسلہ نے "خلافت حقہ" "انہ انقطاع الخلافۃ" اور صدر اجلاس نے اطاعت و مقام خلافت پر روشنی ڈالی اور شیخ فرقان احمد، شیخ انیس احمد، مکرم مسعود خان صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ آخر پر ایک دوست کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔

● ——— ۲ رجون احمدیہ جوبلی ہال میں زیر صدارت مکرم الحاج مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ایس۔سی جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم قاری عبد القیوم صاحب نے تلاوت کی۔ مکرم عبد الغنی صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم شمس الدین صاحب مکرم عبد السلام نالپوری مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب عاجز سرکل انچارج ورنگل اور مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس اور صدر اجلاس نے بالترتیب خلافت کی ضرورت و اہمیت "خلافت حقہ احمدیہ" عنادین پر تقاریر کیں۔ جلسہ کے بعد نمائش کا مشاہدہ کیا گیا۔ جلسہ کی خبر اخبار "سیاست" "مسلم" روزنامہ نے شائع کی۔

● ——— ۲۷ رمئی کو جماعت احمدیہ بھوبنیشور میں زیر صدارت مکرم عبد القادر خان صاحب امیر جماعت احمدیہ جلسہ کا انعقاد ہوا۔ مکرم منیر خان صاحب نے تلاوت کی اور مکرم سید محمد انور صاحب مکرم سید شفیق الدین صاحب مکرم سید سیف الدین صاحب نائب صدر سونگڑھ مکرم سعید سرور صاحب مکرم شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ جبکہ مکرم طاہر احمد خان شیخ عبد السلام ندیم مکرم منیر خان صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ آخر پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

● ——— ۲۷ رمئی کو ساگر میں زیر صدارت مکرم ایس بشیر احمد صاحب یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم حاجی جمال الدین صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی اس کے بعد مکرم مجیب احمد صاحب مکرم فاروق احمد صاحب مکرم سید قاسم مکرم عبد الحمید شریف صاحب مکرم صدر اجلاس اور عزیز کلیم احمد ندیم احمد نے مقامین پڑھے۔ اور مکرم عبد الحمید شریف عزیزم اعجاز احمد امتیاز احمد نے نظمیں پڑھیں۔

● ——— ۲۷ رمئی بھدرواہ میں مکرم عبد القیوم خان صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ کا انعقاد ہوا۔ مکرم مولوی محمد یوسف بٹ صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت کی اور خلافت کے متعلق مختلف پہلو بیان کئے۔

● ——— ۲ رجون کو جماعت احمدیہ بھاگلپور نے جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ عزیز کاشف جاوید نے تلاوت کی۔ مکرم آفتاب عالم صاحب قائد مجلس مکرم شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت نے تقاریر کیں۔ جبکہ مکرم شیخ ہارون رشید صاحب عزیز افضل خان نے نظمیں پڑھیں۔ اجلاس کے اختتام پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

● ——— ۳۱ رمئی کو جماعت احمدیہ یادگیر نے زیر صدارت مکرم مولوی نذیر احمد صاحب چوہدری قائمقام امیر جماعت جلسہ منعقد کیا۔ مکرم مبارک احمد صاحب طفیل نے تلاوت کی بعد ازاں مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر تحریک جدید مکرم سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ مکرم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری اور صدر اجلاس نے تقاریر کیں اور مکرم محمود احمد صاحب جنگوی نے نظم پڑھی۔

● ——— ۲ رجون کو جماعت احمدیہ کالیکٹ نے زیر صدارت مکرم کے۔ ایم منصور احمد صاحب صوبائی امیر جلسہ منعقد کیا۔ مکرم احمد سعید صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعد ازاں مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب مکرم صدر اجلاس کے علاوہ مکرم اے پی کنجا مو صاحب امیر جماعت مکرم ایم عبد الرحمٰن صاحب مکرم اے پی ابو بکر صاحب مکرم مولانا محمد ابو الوفا صاحب مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مکرم مولوی محمد یوسف صاحب اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ مکرم کنجی احمد صاحب ماسٹر نے عربی قصیدہ اور عزیز ذیشان احمد صاحب نے اردو نظم پڑھی۔ حاضرین جلسہ کی چائے اور لوازمات سے ضیافت کی گئی۔ اجلاس کے آغاز میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مشتمل مکرم عبد الشکور صاحب کی تصنیف مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج نے مکرم مولانا محمد ابو الوفا صاحب مبلغ سلسلہ نے ہر کتاب کی رسم اجراء سرانجام دی۔

● ——— جماعت احمدیہ سملیہ نے صدر جماعت مکرم دربان احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ کا آغاز عزیزہ طاہرہ احمد نادر کی تلاوت سے ہوا۔ مکرم فاروق احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم تراب علی صاحب نے خلیفہ کا مقام اور اس کی اہمیت مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب خورشید نے مقام خلافت شیرازہ بندی کا ذریعہ ہے اور صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔

● ——— ۲۷ رمئی کو لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت کا انعقاد زیر صدارت محترمہ خورشید بیگم صاحبہ ہوا۔ مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعدہ مکرمہ منصورہ خادم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد عزیزہ عقیلہ عفت صاحبہ نے برکات خلافت اور مکرمہ رشیدۃ القیوم صاحبہ نے خلافت زندگی کی برکات" پر تقاریر کیں۔ عزیزہ امۃ الباسط بشریٰ صاحبہ نے نظم پڑھی۔

صد سالہ جلسہ سالانہ اور کی تیاریاں

قادیان میں گیسٹ ہاؤس و دیگر تعمیراتی کاموں کا اجراء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے بڑھتی ہوئی ضرورت اور مہمانان کرام کی بکثرت آمد کے پیش نظر محلہ دار الانوار (سول لائن) میں چار جدید قسم کے گیسٹ ہاؤس متعدد کوارٹرز و تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قیام کے لئے ۲۶ کنال رقبہ پہ تعمیرات کا کام شروع کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ پہلے مرحلے میں گیسٹ ہاؤسز کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے جس کا سنگ بنیاد مورخہ ۱۹ جون کو رکھا گیا۔ امید ہے کہ جلسہ سالانہ سے قبل گیسٹ ہاؤسز تیار ہو جائیں گے۔ بعد نماز عصر کثیر تعداد میں احباب جماعت جگہ پر پہنچے۔ ساڑھے سات بجے کے قریب محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صادق صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ (؟)، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان، محترم مرزا غلام احمد صاحب ایڈیشنل ناظر بیت المال ربوہ، مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان و انجمن تحریک جدید کے ممبران اور بعض دیگر احباب نے اینٹیں رکھیں۔ بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس موقعہ پر ایک بکرا صدقہ کیا گیا۔ اس پراجیکٹ کی نگرانی مکرم چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ نائب ناظر جائیداد اور مکرم چوہدری رشید احمد صاحب انجینئر کر رہے ہیں۔

اسی طرح محلہ ناصر آباد قادیان سے ملحق اراضی میں ۳۲ کوارٹرز پر مشتمل کالونی کی تعمیر کا کام بھی تیزی سے جاری ہے۔ انشاء اللہ یہ کام بھی جلسہ سالانہ سے قبل تکمیل پا جائے گا۔ اس کالونی کا سنگ بنیاد جلسہ سالانہ ۸۹ء کے موقعہ پر چوہدری عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ کی موجودگی میں رکھا گیا۔ اس پراجیکٹ کے نگران مکرم جمیل احمد صاحب ناصر نائب ناظر جائیداد اور مکرم ظہور الدین صاحب انجینئر احمدیہ آبادی کر رہے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان تعمیراتی کاموں کی بروقت تکمیل کیلئے دعا کریں۔

ہر مسلماں کا ہے نور جاں قرآن مجید

ہر مسلماں کا ہے نور جاں قرآن مجید
باعث مضبوطیٔ ایمان قرآن مجید

اس میں ہیں سل گہر دامن انساں ہے تنگ
حجت و برہان کی ہے کان، قرآن مجید

واسطے سننے کے آتے ہیں فرشتوں کے ہجوم
پڑھتا ہے جو کوئی نمرتی شان، قرآن مجید

ہے خدائے زندہ کا الاریب زندہ کلام
مردہ روحوں کے لئے ہے جان قرآن مجید

زندہ تھا وید اور انجیل توریت و زبور
رکھتا ہے ان سب سے برتر شان، قرآن مجید

اس ذریعے سے پہنچ سکتے ہیں بام عرش پر
حق کی جانب ہے رہ عرفان، قرآن مجید

کرتا ہے یہ درمیان حق و باطل فیصلہ
جانب حق سے ہے اک میزان، قرآن مجید

ان میں جان یا ملائک حور و غلمان ہو بہشت
گردنوں پر رب کی ہے احسان، قرآن مجید

دیکھے خزاں ہرگز نہ دیکھے گی کبھی اس کی بہار
تا ابد تازہ رہے چمنستان، قرآن مجید

اس معارف کے خزانے ختم نہیں ہونگے کبھی
حشر تک جاری رہے فیضان، قرآن مجید

ہے وہ آئینہ کہ جس میں منعکس حق ازل
اہل بصیرت کو دکھلاتا ہے ہر آن قرآن مجید

واسطہ روح القدس تھا ہوا اس کا نزول
قلب محمد پر جو تھا شایان قرآن مجید

یورپ و امریکہ ہو افریقہ ہو یا ایشیاء
سب پہ ہو گا سایہ دامان قرآن مجید

ہے نوشتۂ فلک قدرت کا سر عرش عظیم
ہوگا عالم عشق و ادا قربان قرآن مجید

عاجز ادریس کرمانی یہ ہی موقوف کیا!

سارے عالم پر سایہ بان، قرآن مجید

سید ادریس احمد عاجز ربوہ

ظالم قیامت کے دن اندھیروں میں ہوگا (متفق علیہ)

C.K. ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR
VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)
TIMBER LOGS, SAWNSIZE TEAK POLES &
WOODEN FURNITURE

SUPER INTERNATIONAL
PHONE NO
OFF - 634979
RESI. 6233383
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT
GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6 TARUN BHARAT CO-OP SOCIETY LTD
OLD CHAKALA . SAHAR ROAD BOMBAY 400099
(ANDHERI EAST)

"اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو" (ملفوظات)
NFR
CALCUTTA - 73
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ربڑ چپل، ہوائی چپل وغیرہ

قادیان میں مکان و پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے
نعیم احمد ڈار احمدیہ پراپرٹی ڈیلر
احمدیہ چوک قادیان

الحدیث
خیر الزاد التقویٰ
بہترین زاد راہ تقویٰ ہے
منجانب: بہ ہر تہ احمد بمبئی

طالبان دعا:
لوٹس پیپر
۱۴ سرکولر روڈ کلکتہ ۱۰۰۰۰۰

الیس اللہ بکاف عبدہ
(پیشکش)
یوبا ربڑ پراڈکٹس کلکتہ
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
ٹیلیفون نمبر
۲۴۰-۶۸۸۰-۲۲۶-۵۲۰۶